REGD No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ دسمبر کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۱ دسمبر۔ آج بھی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دریافت فرمانے پر حضور نے فرمایا کہ طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نصیر احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور بچہ کو خادم دین بنائے ج

محمد علی کا عزم لیک سکیس

کراچی ۱۴ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی آج کراچی سے لیک سکیس کے لئے روانہ ہو گئے۔ مسٹر محمد علی مجلس اقوام کی اس بحث میں اپنے وزیر خارجہ کی امداد کے لئے گئے ہیں۔ جو مسئلہ کشمیر کے متعلق ہونے والی ہے۔

—لندن ۱۴ دسمبر۔ لنڈن میں بجلی کے کارکنوں کی جو ہڑتال تھی وہ تاحال جاری ہے۔

—ڈھاکہ ۱۲ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر مہاجرین و بحالیات مشرقی بنگال کے اندرون کا دورہ کرنے کے بعد واپس ڈھاکہ پہنچ گئے۔ آپ نے اس عرصہ میں پبنہ۔ دیناج پور اور سعد پور کے اضلاع کا دورہ کیا۔

پاکستان کے طول و عرض میں حادثہ جہاز پر اظہار غم و الم۔ دس لاشیں کراچی لائی گئیں

کراچی ۱۴ دسمبر۔ جنگ شاہی کے پاس ہوائی حادثے میں جو ۲۶ آدمی موت کی نذر ہوئے ان میں سے جن دس کی لاشیں آج کراچی لائی گئیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ میجر جنرل افتخار خان۔ میجر جنرل شیر خان۔ بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس میں مصری وفد کے رکن الشفیق الخطیب۔ مراکش وفد کے لیڈر محمد ابن عبود۔ برگشتہ قسمت ہوائی جہاز کے امدادی پائلٹ مسٹر سلیم۔ ریڈیو افسر بربی اور مس ڈریک۔ مصری مسافر کی لاش ان کے بھائی حسین الخطیب کے سپرد کر دی گئی۔ جو مصری سفارتخانے کے قونصلر ہیں۔

باقی لاشیں ملٹری ہسپتال میں پہنچا دی گئیں۔ جہاں سے ان کے عزیزوں کو دے دی جائیں گی۔ پاکستان کے دونوں جرنیلوں کے جنازے کل باقاعدہ فوجی اعزاز کے ساتھ فریر ہال سے اٹھائے جائیں گے۔

حکومت پاکستان کی وزارت دفاع نے ایک اعلان میں جہاز کے تمام مسافروں کی موت اور ان کے پسماندگان سے گہری ہمدردی اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے پاکستان کی وزارت دفاع اور مصری سفارت خانے کو پیغام ہائے تعزیت ارسال کئے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس حادثہ جانکاہ کو قومی حادثہ قرار دیتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان مرنے والوں میں ہمارے بعض بہترین۔ ۔ ۔ پاکستان کے جانباز افسر اور پاکستان کی بعض قابل ترین ہستیاں موجود تھیں۔ جن کی جدائی ناقابل برداشت ہے۔ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف سر ڈگلس گریسی نے ایک خاص پیغام میں اپنے دو قابل افسروں کی موت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے اور کہا اگر موت کا ظالم ہاتھ انہیں دبوچ نہ لیتا۔ تو یہ اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہوتے اور کہ ان کی دیانتداری فرض شناسی اور وفاداری میرے اور پاکستانی فوجوں کیلئے ۔ ۔ ۔

اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں تعزیتی جلسہ

—(رپورٹر الفضل)—

لاہور ۱۴ دسمبر۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے انتقال اور کراچی کے قریب پاک ایرویز کے حادثہ میں میجر جنرل افتخار خان۔ میجر جنرل شیر خان اور دیگر اسلامی نمائندوں کی ناگہانی موت پر اظہار تعزیت کے لئے آج شام کے ۳ بجے اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں مرکزی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

ایک ریزولیوشن میں پاک ایرویز کا لائسنس منقطع کرنے اور مناسب سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پہلے ریزولیوشن میں صرف تحقیقات کے مطالبہ کا ذکر تھا۔ لیکن حاضرین نے بعد اصرار یہ ترمیم کرائی کہ پاک ایرویز کا لائسنس منسوخ کیا جائے۔ اور اسے سزا دی جائے۔

اسی ضمن میں کل بروز جمعرات مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء ۹ بجے صبح دفتر صوبہ مسلم لیگ میں مرحومین کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوگی اور غربا کو کھانا کھلایا جائے گا۔ آج لاہور میں ہڑتال رہی اور شیخ الاسلام اور دیگر مرحومین کی وفات کی تعزیت کے اظہار میں آج لاہور کے سارے سینما بند رہے۔ آج فوج کے جونیئر ۔ ۔ ۔

وسطی ایشیا میں مخالف اسلام تحریک زوروں پر ہے

روس کی اسلامی ریاستوں میں کشیدگی

لنڈن ۱۴ دسمبر۔ سوویٹ حلقوں نے وسطی ایشیا میں روس کی اسلامی ریاستوں میں کشیدگی کا اب جزوی اعتراف کر لیا ہے۔ اخبار سکاٹسمین میں ایک مقالہ لکھتے ہوئے پیٹرک میٹ لینڈ نے بیان کیا ہے کہ محتاط تحقیقات اور تاس (سرکاری روسی خبر رساں ایجنسی) اور دوسرے سوویٹ حلقوں کی اطلاعات کے مقابلہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ روسی حکومت اسلامی ریاستوں میں اگر صحیح معاندانہ سرگرمیوں کا نہیں تو کم از کم اقتصادی پستی کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اور پہلے موقعوں کی طرح اس وقت بھی مرکزی حکومت کا موزوں ردعمل یہ ہوا ہے کہ اسلام اور اعلیٰ طبقوں کی قومیت پر شدید حملہ کیا جائے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ سوویٹ یونین میں دو کروڑ ۲۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں میٹ لینڈ کہتا ہے کہ اس واقعہ کی کہ وہ خاصے ناراض ہیں۔ اور اس کا ملک کے کپڑے کی صنعت پر اثر پڑ رہا ہے۔ تاس کے اس بیان سے تصدیق ہو جاتی ہے۔ کہ روئی کی فصل اکٹھی کرنے کے سلسلہ میں حالات نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔

ایک مسلم پناہ گزین کے بیان کے مطابق جو حال ہی میں افغانستان پہونچا ہے۔ ایک تحریک اسلام کے خلاف بڑے زوروں سے شروع کی گئی ہے۔ میٹ لینڈ کا مزید بیان ہے۔ کہ غیر جانبدار ۔ ۔ ۔ سے یہ بات صاف ہو گئی ہے۔ کہ یہ کام ایک ایسی انجمن کو تفویض کیا گیا ہے۔ جس کا نام "کل یونین انجمن برائے اشاعت سیاسی و سائنسی تعلیمات" ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نام کے پردہ میں یہ انجمن بھی وہی کام کر رہی ہے۔ جو سابقہ انجمن ملحدین کیا کرتی تھی (اسٹار)

۱۶ دسمبر کو عام ہڑتال کی جائے

—سٹاف رپورٹس—

لاہور ۱۴ دسمبر۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں عبد الباری نے آج صوبے کی تمام اضلاعی شہری اور ابتدائی مسلم لیگوں کے نام حسب ذیل تار ارسال کیا ہے

پاک ایر کا طیارہ پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جانے کی وجہ سے میجر جنرل افتخار خان۔ میجر جنرل شیر خان اور دیگر نمائندگان ممالک عربیہ کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کے طور پر اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی وفات تعزیت کے سلسلے میں ۱۶ دسمبر جمعہ کے روز عام ہڑتال کی جائے۔ قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی فرمائی جائے۔ مجالس تعزیت منعقد کی جائیں اور غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ اور پاک ایرویز کی بدنظمی کے خلاف اظہار ناراضگی و مذمت کی جائے۔ کیونکہ یہ سال کے اندر اندر دوسرا جانکاہ حادثہ پیش آیا ہے

اسرائیلیوں کا دار الحکومت بیت المقدس ہوگا

تل ابیب ۱۴ دسمبر۔ اسرائیلی پارلیمنٹ نے گزشتہ شب اقوام متحدہ کے بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کی ہدایت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ اسرائیل کا دار الحکومت تل ابیب کی بجائے بیت المقدس کو بنا دیا جائے۔ اس نئی تحریک کے ماتحت حکومت کو مزید حفاظتی دستوں اور فوج کا بندوبست کرنا ہوگا۔ تاکہ اس علاقہ میں بین الاقوامی نظام کا ۔ ۔ ۔ ہو جائے۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ۔ ۔ ۔ پرنٹنگ ۔ ۔ ۔ میں چھپوا کر ۔ ۔ ۔ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان جانے والے دوست ۲۴ر دسمبر کی شام تک لاہور پہنچ جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

(۱) قادیان جانے والے دوستوں کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ اور ایسے سب دوستوں کو رجسٹری چٹھیاں بھجوائی جا رہی ہیں۔

(۲) جن دوستوں کو یہ چٹھیاں پہنچیں انہیں ۲۴ر دسمبر (بروز ہفتہ) کی شام تک ضرور لاہور پہنچ جانا چاہیئے۔ ورنہ ان کی جگہ کسی اور دوست کا انتخاب کر لیا جائے گا۔ لاہور میں ۲۴ر دسمبر کی شام کو رہائش کا انتظام محترمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ کے مکان پر کیا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے مکان کا علم نہ ہو۔ تو رتن باغ میں تشریف لا کر پتہ لے لیں۔

(۳) قادیان جانے والی پارٹی انشاء اللہ ۲۵ر دسمبر (بروز اتوار) صبح ۸ بجے رتن باغ لاہور سے روانہ ہوگی۔ اس پارٹی کے امیر حضرت صاحب کی ہدایت کے ماتحت شیخ بشیر احمد صاحب موصوف مقرر کئے گئے ہیں۔ قادیان سے واپسی انشاء اللہ ۳۰ر دسمبر کو ہوگی۔

(۴) جانے والے دوست اپنے ساتھ موسم کے لحاظ سے گرم بستر ضرور لائیں۔ اس بستر کے اندر ہی ایک آدھ زائد جوڑا رکھا جا سکتا ہے۔ یا ہاتھ میں اٹھانے والا اٹیچی کیس ساتھ لے لیا جائے۔

(۵) اگر کسی عزیز یا دوست کے لئے گرم کپڑے ساتھ لے جانے ہوں۔ تو اس میں کوئی روک نہیں۔ بشرطیکہ بالکل نئے نہ ہوں۔ اسی طرح رستہ میں اپنے ساتھ پھل یا کوئی اور کھانے کی چیز رکھی جا سکتی ہے۔ مطالعہ کے لئے کتب بھی ساتھ رکھی جا سکتی ہیں۔ مگر ہتھیار کوئی ساتھ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۶) اپنے ساتھ ہر شخص پچاس روپے (-/-/۵۰) تک لے جا سکتا ہے۔ مگر کرنسی کے اختلاف کی وجہ سے یہ رقم ہندوستان میں پہنچ کر بدلوانی ہوگی۔ یا اگر کسی کے پاس ہندوستانی نوٹ یا روپے ہوں تو وہ استعمال ہو سکتے ہیں۔

(۷) کرایہ آمد و رفت کے لئے ہر دوست کو روانگی سے قبل میرے دفتر میں دس روپے (-/-/۱۰) جمع کرا دینے چاہئیں البتہ بالکل نادار دوستوں کو دفتر کی طرف سے مدد کر دی جائے گی۔

(۸) گھر سے روانہ ہونے سے قبل جانے والے دوست اپنے علاقہ کے ان احمدیوں سے مل کر آئیں۔ جن کے رشتہ دار قادیان میں ہیں تاکہ ان کی طرف سے ضروری پیغام وغیرہ لے جا سکیں۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ۔ لاہور ۹/۱۲/۴۹

سیاسی مُلّا سے

ایمان کا بیج احمدی پھر بو کے رہیگا
عفریتِ کُفر خوابِ عدم سو کے رہیگا
پھر کعبہ کو آ پہنچی کُمک برج و ملک کی
ہر لات و منات اپنا بھرم کھو کے رہیگا
ہو کوہِ ہمالہ بھی تو ہٹنا ہی پڑے گا
کب تک تو رہِ رُشد و ہدیٰ روکے رہیگا
صالح کی حکومت نہیں مُلّا کی سیاست
یہ داغ رخِ دیں سے خدا دھو کے رہیگا
پھر کر نہ سکے گا کوئی اسلام کو بدنام
یہ ہونا ہے یہ ہونا ہے یہ ہو کے رہیگا

(تنویر)

امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے ہاں اگر کوئی شخص یہ لکھ دے کہ میں یہ سارا روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں۔ اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا ڈ نوٹس دیکر واپس لونگا تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی نیز اگر کسی شخص کا روپیہ بطور امانت کسی دوسرے شخص کے پاس یا کسی بنک میں جمع ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (نظارت بیت المال)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تحریک جدید کے نئے سال یعنی دفتر اوّل کے سال شانزدہم اور دفتر دوم کے سال ششم کا اجراء فرماتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے نام حسب ذیل ہدایات جاری فرمائی ہیں:۔

"دفتر دوم کے لئے نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ اور دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں۔ خود وعدے لکھوائیں۔ اور جو لوگ اس میں شامل نہیں یا جو لوگ مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے۔ یعنی اُن کے برسر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا۔ یا جن لوگوں نے پورے طور پر اس میں حصہ نہیں لیا تھا۔ ان سے وعدے لکھوائیں اور زیادہ سے زیادہ لکھوائیں اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں۔

میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہیگا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"۔

حضور کا یہ ارشاد برائے تعمیل تمام مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ تمام عہدیداران حضور کی ہدایت کے مطابق گھر گھر پہنچ کر اپنی اپنی مجلس کے تمام نوجوانوں کو تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ شمولیت کے بارہ میں قواعد و ضوابط کے علاوہ دیگر لٹریچر وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے براہ راست بھجوایا جا رہا ہے۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جائے تا حضرت اقدس ایدہ اللہ کے حضور اس کا خلاصہ پیش کر کے دعا کی تحریک کی جا سکے۔ (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ربوہ میں

۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر پیر، منگل، بدھ کو منعقد ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام ربوہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ اور رابعہ مدت سے بعارضہ کھانسی اور بخار بیمار ہیں۔ بیماری بہت لمبی ہو گئی۔ انہیں میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

۲۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کوئٹہ کے متعدد ممبران اس سال مختلف امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ احباب کرام سے اُن کی شاندار کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد الدین حکیم حاذق مربی اطفال)

(۳) برادرم محترم عبد اللہ خان صاحب ولد شیخ محمد الدین صاحب آف کھارہ ضلع گوردا سپور حال کوئٹہ کے ہاں ۷ر ستمبر ۱۹۴۹ء کو فرزند تولد ہوا احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز دین کیلئے مفید وجود بنائے (محمد الدین حکیم حاذق کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء

اسلام کے خلاف عیسائیت کی جنگ

قارئین الفضل نے کل کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کراچی کا وہ احتجاجی ریزولیوشن ملاحظہ فرمایا ہے۔ جو جماعت مذکور نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فلم کے متعلق پاس کیا۔ جو برطانیہ اور امریکہ میں دکھائی جائیگی۔ معاصر "مغربی پاکستان" نے اپنے افتتاحیہ میں فلم مذکور کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اس سلسلے میں امریکہ کے اخبارات میں اس فلم کا جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کے اقتباس بطور ذیل ہیں:۔ (نقل کفر کفر نباشد)

"فاطمہ (علیہا السلام) محمد (صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی محبوب بیٹی تھیں۔ آپ روزانہ اوسطاً گیارہ گھنٹے آرام فرماتی تھیں۔ اس لئے جب منظر عام پر آتیں۔ تو اپنی بہترین شکل میں نمودار ہوتی تھیں۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ غسل خانے سے نکلنے کے بعد فاطمہ (رض) اپنی خوابگاہ میں جاتیں۔ جہاں خادمائیں خوشبودار روغنوں سے آپ کے بدن کی مالش آدھ گھنٹہ تک کرتیں۔ جب آپ بہترین لباس پہن کر اور انمول جواہر سے مزین ہو کر باہر آتیں تو ایک قابل دید منظر ہوتا۔"

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے کردار کو فلمانے اور ایکٹریس سے حضرت بتول کا رول پیش کرانے کی جسارت بجائے خود مسلمانانِ عالم کی غیرت ملی اور حمیت اسلامی کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ چہ جائیکہ سیدۃ النساء رض کی مبارک زندگی کی سراسر غلط اور جھوٹی تصویر پیش کی جائے جس کا حال متذکرہ صدر اقتباس میں درج ہے۔

بعض لوگ کہیں گے۔ کہ یہ سب امریکہ والوں کی جہالت کے کرشمے ہیں۔ اور فلم بنانے والوں سے محض فلم بنانے کے شوق میں اس قسم کی مکروہ اور نازیبا حرکت سرزد ہو رہی ہے۔ لیکن ایسا خیال کرنا امریکہ کے بدمعاشوں سے ایسا حسن ظن رکھنے کے مترادف ہے۔ جس کے وہ مستحق نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی حرکتیں دین اسلام کو بدنام کرنے مسلمانوں کی روایات کو بگاڑ کر دکھانے اور مسلمانوں کی جذبۂ غیرت وحمیت کو بیدردی کے ساتھ پامال کرنے کی نیت سے عمداً کی جا رہی ہیں۔ تاکہ دنیائے عیسائیت کے حلقہ بگوش عوام تک اسلام کی صحیح روشنی پہنچنے نہ پائے۔ یہ حرکتیں عیسائیوں کے اس پروپیگنڈا کے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ جو دنیائے مسیحیت کے پادریوں۔ ادیبوں۔ شاعروں۔ مصنفوں مورخوں اور فلاسفروں نے صلیبی جنگوں کے زمانے میں شروع کیا تھا۔ اور جس پر دینِ مسیحی کے پیرو آج بھی اس شدت کے ساتھ عمل پیرا ہیں۔ جیسے وہ پہلے ہوا کرتے تھے۔" (مغربی پاکستان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء)

ہم اس احتجاج میں معاصر مذکور کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ نہ صرف پاکستان کے مسلمان بلکہ تمام دنیا کے مسلمان اس قبیح فعل کے خلاف اتنی پُرزور صدائے احتجاج بلند کریں گے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ اس فلم کی نمائش اپنے ملکوں میں ممنوع قرار دینے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ پاکستان اور تمام اسلامی ممالک کو یہ مسئلہ یو۔ این۔ او میں پیش کرنا چاہیئے۔ اور ایسی تمام دلآزار حرکات کو بین الاقوامی سطح پر ممنوع قرار دلانا چاہیئے۔

معاصر "مغربی پاکستان" نے اپنے مقالہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے لئے بھی ایک عظیم الشان سبق ہے۔ اگر وہ یہ سبق سیکھنا چاہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر صرف قرآن کریم کی تعلیم کو بہترین تعلیم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نبیوں کا سردار اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رض کو انسانیت کے بہترین اسوہ حسنہ جان لینا کافی نہیں ہے۔ جیسا کہ فاضل مدیر "مغربی پاکستان" نے فرمایا ہے دشمنانِ اسلام اسلام اور اسلام کی قابل احترام ہستیوں کو بدنام کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت۔ نہیں کرتے۔ اور ہمیں سمجھ لینا چاہیئے، کہ در اصل یہ انہی صلیبی جنگوں کا تتمہ ہے۔ جو اسلام اور عیسائیت کے مابین ارض مقدس کے متعلق ازمنہ وسطیٰ میں ہوئی تھیں۔

تلوار کی صلیبی جنگوں میں تو صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر غازیانِ اسلام نے اسلام کا پورا پورا دفاع کیا تھا۔ اور دشمنوں کو شکست پر شکست دیکر ہمیشہ کے لئے ان کا منہ پھیر دیا تھا۔ انہوں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ عیسائیت نے اب جو صلیبی جنگ اسلام کے خلاف جاری کر رکھی ہے۔ اس کا مسلمانوں کی طرف سے کیا دفاع ہو رہا ہے؟ حضرت فاطمۃ الزہرہ رض کی زندگی کے متعلق فلم بنانے کا شنیع واقعہ نہ ہوتا۔ اور مسلمانوں کے دل کے نازک ترین حصہ پر ٹھیس نہ لگتی۔ تو شاید ان کو کبھی علم بھی نہ ہوتا۔ کہ یورپ اور امریکہ کی متعصب عیسائی دنیا کو اسلام سے بدظن کرنے کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ یہ تو ایک ایسا واقعہ ہے۔ کہ جس کے خنجر کی تیز نوک مسلمانوں کے دلوں میں چبھوئی گئی ہے۔ کبھی کبھار ایسی نمایاں حرکات دشمنانِ اسلام کر بیٹھتے ہیں۔ تو ہم اس طرح سے چونک اٹھتے ہیں جس طرح کسی سوئے ہوئے کو سختی سے جھنجھوڑا جائے، تو وہ بلبلا کر جاگ پڑے۔ اس سے کم سخت واقعات کا جھنجھوڑنا تو ہم کو محسوس تک بھی نہیں ہوتا۔

ہم تو صرف یہ کہہ کر اپنے دل کو مگن رکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ کہ مغرب تو بالکل ملحد ہو چکا ہے۔ عیسائیت کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس کو مذہب سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اس لئے اسلام کو عیسائیت کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔ لیکن یہ سراسر غلط خیال ہے۔ امریکہ اور یورپ میں عوام ابھی عیسائیت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے لکھے پڑھے لوگ حقیقی صداقت کی تلاش میں سرگردان ہیں۔ لیکن متعصب پادری پوری طاقت سے اسلام کے خلاف اپنی سعی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ابھی چند ہی ماہ کی بات ہے۔ کہ امریکہ جیسے مہذب ملک میں بعض آدمیوں نے ہمارے ایک مبلغ پر اس وقت حملہ کیا تھا۔ جب وہ عیسائیت کے خلاف ایک تقریر کر کے مکان سے باہر نکل رہا تھا۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امریکہ میں بھی عیسائیت ابھی پادریوں کے سحر تبلیغ سے خطرناک طور پر زندہ ہے اور پادری ابھی تک اسلام کے خلاف صلیبی جنگ نہایت چوکسی اور ہوشیاری سے لڑ رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار الفضل میں عرض کر چکے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے وہ لوگ بھی جو اعتقاداً در اصل عیسائی نہیں رہے۔ عیسائیت کی حمایت کرتے ہیں۔ اور پادریوں کی بے حد حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ان کا نقطۂ نظر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیت دنیا کو ان کا مطیع و منقاد بنانے میں ممد و معاون ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایشیائی غیر مہذب اقوام کو مہذب بنانے کے لئے عیسائی مشن بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ہر طرح سے پادریوں کی امداد کرتے ہیں۔ اسلام کو وہ اپنی تہذیب کا سب سے بڑا دشمن خیال کرتے ہیں۔ اس لئے دوسرے ایشیائی مذاہب کے مقابلہ میں وہ اسلام سے زیادہ خائف ہیں۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں پادریوں کی امداد کرتے ہیں۔ آئے دن ہزاروں کتابیں اسلام کے خلاف لکھ کر عوام میں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ اسلامی تاریخ کو توڑ مروڑ کر پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ تقریریں کی جاتی ہیں اور پھر قرآن کریم پر اپنے منگھڑت حاشیے چڑھائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تدوین اور ترتیب کے متعلق عجیب و غریب نظریے گھڑے جاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدمت علوم کے پردے میں کیا جاتا ہے۔

ہم اکثر یہ سنکر خوش ہوا کرتے ہیں۔ کہ فلاں امریکن یا برطانوی شہر میں یا یونیورسٹی میں اسلامک علوم کا شعبہ مقرر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلامیات کے متعلق تحقیقات ہوا کرے گی۔ یہ تحقیقات کیا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہوتی ہے کہ ایک بڑا مستشرق کوئی خیالی نظریہ قرآن کریم کی تدوین یا احادیث کے متعلق بنا تا ہے۔ اور پھر اس منگھڑت نظریہ کے ماتحت اسلامی لٹریچر کے پرخچے اڑائے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ مستشرقین فریب دینے کے لئے کوئی سچی بات بھی کہہ دیتے ہیں۔ اور ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں بڑا منصف مزاج نقاد ہے۔ لیکن اس زہر کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جس کا پھیلانا در اصل مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لیتے ہیں۔ کہ فلاں بات کو وہ نہیں سمجھتا۔

بس زیادہ سے زیادہ یہ ہے۔ جو ہم اس سرد صلیبی جنگ کا دفاع کر رہے ہیں۔ جو عیسائی پادریوں نے اسلام کے خلاف جاری کر رکھی ہے۔ سوال ہے۔ کہ ہمارے وہ علماء جو ذرا ذرا سی بات پر دوسروں کو مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھیراتے ہیں۔ کیوں اس جہاد کے لئے نہیں نکلتے؟ آہ اس جہاد کے لئے انہوں نے کیا نکلنا ہے۔ وہ تو ان کو جو دشمن کے میدان میں جا جا کر جہاد کر رہے ہیں۔ پاکستان میں اقلیت قرار دلانے کی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ صرف اس لئے کہ بعض مسائل میں اختلاف ہے۔

دو صدمے

وہ المناک فضائی حادثہ جس نے ہم سے میجر جنرل افتخار اور میجر جنرل شیر خاں جیسے پاکستان کے مایۂ ناز فرزندوں کو ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ واقعی ایک غیر معمولی قومی حادثہ ہے۔ اور بالخصوص اتنی کثیر جانوں کا جن میں ترکی، مصر، مراکش، الجیریا اور ٹیونس کے مقتدر نمائندے بھی شامل ہیں۔ بیک وقت اس المناک حادثہ کی نذر ہو جانا اسے ایک ایسے حادثۂ عظیم کی شکل دے دیتا ہے جس کے صدمے میں تمام اسلامی دنیا مشترکہ طور پر شریک ہے۔ اور پھر ایک ہی وقت میں جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی اچانک وفات حسرت آیات اس کی المناکی میں اور زیادہ اضافہ کا موجب ہوئی ہے۔ ہم اس حادثۂ عظیم پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ وہ اپنے خاص فضل کے ماتحت اس قومی و ملی نقصان کی تلافی فرما کر دکھے ہوئے دلوں پر سکینت کا پھایہ رکھے آمین (ادارہ)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور اس کی اشاعت کی ضرورت

(۲)

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ اسلام مقیم سنگاپور)

پھر صرف یہی نہیں۔ کہ ایک شخص کی ذات کے متعلق جو امور بیان کئے گئے۔ وہ پورے ہوگئے۔ بلکہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے بعض اہم تغیرات کا ذکر کیا گیا۔ مثلاً اس کا آنا جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا وغیرہ۔ اب یہ امور ایسے نہیں۔ جو کوئی انسان خود اپنی ذات میں جمع کر سکے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی اپنی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ چنانچہ ادھر حضور کو اللہ تعالےٰ نے تخت خلافت سے نوازا۔ ادھر دنیا میں حیرت انگیز انقلابات کی بنیاد پڑ گئی۔ اور دنیا نے وہ کچھ دیکھا۔ جو پہلے نہ دیکھا تھا۔ اب ایک اندھا اور معمولی سے معمولی عقل کا انسان بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا دنیا کے ان حالات میں کوئی دخل نہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں پہلی جنگ عظیم ظہور میں آئی۔ تا یہ کہا جا سکے۔ کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے خود اپ کر لیا گیا۔ تو کیا اس رنگ میں پیشگوئی کا پورا ہونا اس امر کا واضح اور بین ثبوت نہیں۔ کہ ایک قادر ہستی موجود ہے۔ جس نے یہی مقدر کر رکھا تھا۔ کہ جلال الٰہی کی مظہر ہستی کے سریر آرائے خلافت ہونے پر وہ امر ظاہر کر دیا جائے۔ جس کے ظہور سے ہستی باری تعالیٰ پر ایک زبردست استدلال ہوتا ہے۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک جو کچھ دنیا میں ہو چکا ہے۔ یا ہونے والا ہے۔ وہ کسی معمولی اور ان پڑھ آدمی سے بھی مخفی نہیں۔

پھر حضور سے اللہ تعالےٰ کا سلوک بھی اس بات کو ظاہر کر رہا ہے۔ کہ یہ تغیرات اسی لئے ہیں۔ تا حضور کے ہاتھوں سے وہ کام ہو جائے۔ جس کی خبر دی گئی تھی۔ اس دوسری جنگ عظیم کے بعض اہم واقعات کے متعلق حضور کو قبل از وقت خبر دی گئی۔ اور بعد میں وہ اور حیرت انگیز طریق پر پورے ہو کر اس امر کی صداقت کے گواہ بن گئے۔

پس یہ پیشگوئی اتنی زبردست ہے۔ کہ نہ صرف اس سے اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بھی نہایت واضح طور پر ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پیشگوئی میں یہ الفاظ ہیں۔ "تا لوگ یقین لائیں۔ کہ میں خدا ہوں۔ جو چاہتا ہوں۔ سو کر سکتا ہوں" (اصل الفاظ یاد نہیں مفہوم یہی ہے)

اس پیشگوئی کے کئی حصے پورے ہو چکے ہیں۔ اور کئی ابھی باقی ہیں۔ اور خود حضور کی رویا میں بعض اہم تغیرات کی خبر دی گئی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس اہم پیشگوئی کی اشاعت جس قدر زیادہ ہو سکے کریں۔ تا جب ان امور کے پورا ہونے کا وقت آئے۔ اس وقت لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ ہمیں ان امور کی خبر نہ تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ رویا میں جو امور بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق سو فی صدی یقینی اور قطعی علم اللہ تعالےٰ کو ہی ہے۔ کہ وہ کس رنگ میں پورے ہوں گے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہی رہیں گے۔ لیکن کیا ایسے لوگوں کی وجہ سے پیشگوئی کو بیان کرنے سے چھوڑا جا سکتا ہے۔ ایسے لوگ تو ہمیشہ اعتراضات کرتے ہی رہتے ہیں۔ ہاں سعید لوگ پیشگوئی کے واقعات پر ایک اجتماعی نظر ڈال کر اس کی صداقت کو قلبی رویت سے قبول کر لیتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کی خاطر اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔

خاکسار کے خیال میں اس کے لئے مندرجہ ذیل طریق بہتر ہیں:

(۱) اخبار الفضل میں کثرت سے پیشگوئی کے الفاظ شائع ہوا کریں۔ اور حضور کی رویا بھی سال میں چند بار ضرور شائع ہو۔ جہاں تک خاکسار کو معلوم ہے۔ یہ رویا شاید ایک دو بار سے زیادہ شائع نہیں ہوئی۔ حالانکہ انسان کو نہ صرف اس امر کی ضرورت ہو۔ کہ اسے ایک اچھی کا علم ہو۔ بلکہ اسے اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ وہ امر اس کے سامنے بار بار آتا رہے۔ پھر وہ ہر احمدی دوست جو اخبار الفضل بالعموم مطالعہ کرتے ہیں۔ اس پیشگوئی سے واقف ہوتے رہیں گے۔ اور ان میں سے سعید طبع اندر ہی اندر قبول صداقت کی تیاری کرتے رہیں گے۔ پس خاکسار کے خیال میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی۔ پھر حضور کے پیشگوئی کے متعلق کلمات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی رویا۔ کثرت سے اخبار الفضل شائع ہوتے رہنے چاہئیں۔

(۲) سال میں ایک دفعہ یا زیادہ مرتبہ اس پیشگوئی کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے جلسے کئے جایا کریں۔

(۳) اس پیشگوئی کو پمفلٹ کی صورت میں علیحدہ شائع کیا جائے۔ خاکسار کے خیال میں ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کے الفاظ اور حضور کے اپنے کلمات اور دوسری طرف حضور کی رویا کا ذکر ہو۔ اور اگر ضرورت سمجھی جائے۔ تو کسی قدر اس کی تشریح کر دی جائے۔ تا زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت ہو سکے۔ اور اس کا پڑھنا لوگوں کے لئے بار نہ ہو۔ اس پیشگوئی کی اشاعت مختلف زبانوں میں ہونی چاہیئے۔ اگر اس کا تمام اہم زبانوں میں ترجمہ کروا لیا جائے۔ اور اس کے Blocks تیار کروا لئے جائیں۔ تو بوقت ضرورت وقتاً فوقتاً معین تعداد میں اس کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ اگر اس پیشگوئی کی اس قدر اشاعت کی جائے۔ کہ ہر طبقہ کے لوگوں میں اس کا چرچا ہو جائے۔ تو یقیناً انشاء اللہ اس کے نتائج نہایت شاندار ہوں گے۔

خدا کرے کہ ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اسلام کا صحیح نمونہ بنا دے۔ تا ہم اس کے فضل کے وارث ہو سکیں۔ آمین

عہدیداران جماعت ——— اور ——— قیام مجالس خدام الاحمدیہ

"میں چاہتا ہوں۔ کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام نوجوانانِ جماعت کو منظم کر کے انہیں جماعتی کاموں کے لئے مفید بنانے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ تا نوجوان آگے آ کر جماعتی کاموں میں دلچسپی لیں۔ بزرگوں کا ہاتھ بٹائیں۔ اور ان کی موجودگی میں ان سے تربیت حاصل کر لیں۔ تا جس وقت ہمارے بزرگ کام سے فارغ ہوں۔ تو وہ اس خلا کو فوری طور پر پورا کر سکیں۔ اسی طرح بیرونی جماعتوں کی تنظیم۔ نئی جماعتوں کا قیام۔ ان کی تربیت وغیرہ کا کام اچھی طرح ہو سکے۔ جماعتی چندوں کی وصولی۔ تحریک جدید کو کامیاب بنانا۔ غرض جماعتی نظام کے ہر پہلو پر شوق سے عمل کرنا۔ اور اسے اس حد تک منظم طور پر کامیاب بنانا۔ جس سے وہ مقصد حاصل ہو سکے۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی اصل غرض ہے۔ اس لئے ۱۹۳۸ء میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی جماعتوں کو تحریک بلکہ تاکید فرمائی تھی۔ کہ وہ بھی اپنے ہاں خدام الاحمدیہ کی شاخ قائم کر کے مرکز سے اس کا الحاق کریں۔ اس طرح جماعت کے تمام نوجوان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں گے۔ اور مرکز کی ہدایات اور اس کی رہنمائی میں کام کریں گے۔

تقسیم ہندوستان سے قبل مجلس کی قریباً چار سو شاخیں تمام ملک میں پھیلی ہوئی تھیں۔ تقسیم پنجاب کے ہنگامے نے جہاں بہت سی شاخوں کو ہندوستان میں منتقل کر دیا۔ وہاں پاکستان میں بھی بہت سی جگہوں پر احمدی مہاجرین کی صورت میں آباد ہو گئے۔ اس طرح ایک طرف تو ہمارا پہلا نظام ناقص ہو گیا۔ اور دوسری طرف مہاجرین کا اپنے ذاتی حالات کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے تنظیم مکمل نہ ہو سکی۔ اب جبکہ قریباً قریباً تمام مہاجرین آباد ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے ایسے مقامات پر بھی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ جہاں اس سے پہلے جماعتیں نہیں تھیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخیں بھی تمام جماعتوں میں قائم ہونی ضروری ہیں۔

گذشتہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر حضور کو یہ سنکر افسوس ہوا۔ کہ اس وقت پاکستان میں صرف ۱۲۰ مقامات پر خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جس جگہ جماعت قائم ہے۔ وہاں خدام الاحمدیہ کی شاخ قائم ہونی ضروری ہے۔ جو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کرے۔ اس وقت پاکستان میں نو سو کے قریب مقامات پر جماعتیں قائم ہیں۔ کم از کم اتنی تو خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم ہوں۔

اب جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرما رہے ہیں۔ جملہ پریذیڈنٹ صاحبان اور امراء جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے ہاں ۱۵ سے ۴۰ سال عمر کے احمدی نوجوانوں کو منظم کر کے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور مرکز سے جاری شدہ پروگرام پر عمل کرائیں۔ تا نوجوان ابھی سے اس قسم کی تربیت حاصل کر لیں۔ کہ آئندہ چند سالوں میں جماعت کا بارگراں جو ان کے بزرگان ان کے سپرد کرنے والے ہیں۔ اسکو یہ نوجوان اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ اور جماعت کا کام کسی حالت میں اور کسی وقت بھی کام کرنے والوں کی کمی محسوس کر کے اپنی رفتار کم نہ کر دے۔

جماعت کے عہدیداران کا اپنا فائدہ بھی اسی میں ہے۔ کہ ان کے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ صحیح طور پر کام کرتی رہے۔ اس طرح قومی کاموں میں انکو بہت زیادہ مدد ملتی رہے گی۔ اور نوجوان اپنے بزرگان کا ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں فرداً فرداً بھی مجلس خدام الاحمدیہ قائم کرنے کی تحریک کے طور پر بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ الفضل کے ذریعہ بھی تحریک کی جا رہی ہے۔ تا ایک طرف عہدیداران اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف خود نوجوان اپنی مجلس قائم کر کے حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زنانہ نمائش

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام نمائش لگائی جائے گی۔ تمام بیرونی لجنات کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ منتظمہ نمائش مکرمہ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول مقرر کی گئی ہیں۔ نمائش کی تمام اشیاء ان کے پاس جمع کروائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اطلاع

امیر صاحب قادیان نے اطلاع دی ہے کہ بھائی شیر محمد صاحب دکاندار درویش قادیان کی آپ کے دفتر کے ذمہ درج ذیل رقم تا حال قابل وصول ہے۔ مہربانی فرما کر آپ جلد از جلد بھائی شیر محمد صاحب درویش دکاندار قادیان کی امانت ذاتی دفتر محاسب میں جمع کروا کر رسید نمبر سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں تاکہ انہیں قادیان میں اطلاع کی جا سکے۔

رقم ۶ — ۱۱ — ۹
۵ — ۸ — ۲۰

(ناظر امور عامہ سلسلہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خدمت اسلام

(از مکرم غلام حیدر خان صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ)

آج سے تقریباً ستر سال قبل جبکہ عیسائی مذہب کا عروج عین عالم شباب پر تھا ہندوستان میں پادری بغلوں میں انجیل لئے شہر بشہر۔ گاؤں گاؤں اور گلی گلی لوگوں میں اپنے باطل عقیدہ کی تبلیغ کر رہے تھے اور ان کی نجات کا مدار یسوع مسیح کی الوہیت پر ایمان لانے کو بتا رہے تھے۔ اور باقی تمام مذاہب کو غلط بتا رہے تھے اور خاص طور پر مذہب اسلام اور بانی اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نہایت گندی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کر رہے تھے۔

دوسری طرف ہندوؤں میں سے ایک نیا فرقہ آریہ نام سے جسکے بانی پنڈت دیانند سرسوتی تھے ہندو مذہب کو بعض ترامیم کے ساتھ پیش کر رہے تھے۔ لیکن ساتھ ہی اسلام جیسے سچے مذہب پر بھی نکتہ چین تھے۔ پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ایک پورے باب میں قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اعتراضات کئے ہیں۔

ادھر مسلمان کہلانے والے تھے کہ بالکل غافل بیٹھے تھے اور ان پرستاران باطل کے حملوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔ بلکہ گاہے گاہے اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے تھے۔ اور دشمنان اسلام کے بعض اعتراضات کو صحیح تسلیم کرتے تھے مثلاً یہ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اور ان میں اعتقادی غلطیاں بھی تھیں۔ مثلاً یہ کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ جن کی تعداد پانچ سو تک پہنچاتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بعض خدائی صفات منسوب کرتے تھے۔ اور بعض ان میں سے قبولیت دعا کے بھی منکر ہو رہے تھے۔ مثلاً سر سید احمد خاں صاحب اور ان کے ہم خیال لوگ اور بعض الہام الٰہی کے بھی منکر ہو رہے تھے۔ غرضیکہ کئی طرح کی خرابیاں مسلمان کہلانے والوں میں بھی پیدا ہو چکی تھیں۔ اور ان میں سے صدہا مرتد ہو کر عیسائیت اور آریہ مذہب کی آغوش میں چلے گئے۔

غرض مذہب اسلام اندرونی اور بیرونی حملوں کا شکار ہو رہا تھا۔ اور بظاہر اس کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ اس وقت قادیان کی بستی میں ایک سعید روح یہ حالات ناگفتہ بہ دیکھ کر تڑپ رہی تھی۔ یاں اللہ تعالےٰ کا ایک صالح بندہ اس مذہب حقہ پر آفات و مصائب کو دیکھ کر سوز غم سے گداز ہو رہا تھا۔ آپ نے اس وقت اسلام کی حالت کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

لیکن آپ مایوس نہیں ہوئے۔ بلکہ دشمنان اسلام کے مقابلہ پر ایک تجربہ کار جرنیل کی طرح ڈٹ گئے اور للکار کر کہا سے

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

براہین قاطعہ کی تلوار ہاتھ میں لئے آپ دشمن کی صف پر حملہ آور ہوئے۔ یعنی کتاب براہین احمدیہ تالیف فرمائی اور اسکے مقصد کے متعلق لکھا کہ

"جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے۔ جو موسوم بابراہین الاحمدیہ علیٰ حقیقت کتاب اللہ والنبوۃ المحمدیہ ہے۔ یہ ہے۔ جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کے وجوہات بوضاحت تمام ظاہر کئے جائیں۔ اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبیؐ سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے۔ جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے"

(دیکھو دیباچہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

اس کتاب کے شروع میں دشمن کو ملزم کرنے کے لئے ایک اشتہار بھی جلی قلم سے لکھا ہے۔ جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے "اشتہار انعامی دس ہزار روپیہ ان سب لوگوں کے لئے جو مشارکت اپنی کتاب کی۔ فرقان مجید سے ان دلائل اور براہین حقانیہ میں جو فرقان مجید سے ہم نے لکھی ہیں۔ ثابت کر دکھلائیں۔ یا اگر کتاب الہامی ان کی۔ ان دلائل سے پیش کرنے سے قطعاً عاجز ہو۔ تو اس عاجز ہونے کا اقرار کر کے۔ ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دیں" (دیباچہ براہین احمدیہ صف۱۷)

دشمن پر آپ کا یہ حملہ واقع میں کارگر ثابت ہوا۔ کیونکہ اس کتاب کی تصنیف کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ گئی۔ اسکے حملوں میں وہ زور نہ رہ گیا اور اسکے تمام اعتراضات پھس پھسے نظر آنے لگے اس کتاب کی برتری کا اقرار اس وقت کے بعض سرکردہ علماء نے بھی کیا ہے۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے پہلے اشتہار انعامی دس ہزار کے متعلق لکھتے ہیں "اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کی نسبت ہم بے ہودہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مؤلف کی کمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے۔ اور مخالفین اسلام پر خدا تعالےٰ کی جانب سے کامل حجت قائم ہوتی ہے۔"

(اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۷ صف۱۵۸)

پھر اصل کتاب کے متعلق لکھتے ہیں وہ اب ہم اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی جانی مالی۔ قلمی۔ لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو۔ کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی۔ جانی۔ قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو۔

(اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۷ صف۱۶۹) و نعم ما شہدت الاعداء۔

جری اللہ فی حلل الانبیاء کا یہ پہلا اور عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس سے دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اسکے بعد برابر اٹھائیس سال تک آپ دشمنان حق کے مقابلہ پر ڈٹ کر کھڑے رہے۔ اور قریب ۸۰ کتب تالیف فرمائیں۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ آئینہ کمالات اسلام ازالہ اوہام آریہ دھرم۔ ضیاء الحق۔ چشمہ معرفت۔ سرمہ چشم آریہ۔ انجام آتھم۔ حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ ان کتب میں علاوہ مکفرین اور مکذبین اسلام کے مقابلہ کے مسلمان قوم کے عقائد کی بھی ساتھ ساتھ اصلاح کی کوشش کی گئی ہے اور واضح اور مبین الفاظ میں ان کو اعتقادی غلطیوں پر متنبہ کیا ہے۔ حضور بڑی تحدی سے لکھتے ہیں۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اس کامل انسان پر علوم غیب کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام۔ تمام مذہب مردہ۔ ان کے خدا مردے۔ اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہونا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں" (انجام آتھم صف۲۲۳)

حضور نے اپنے بعد ایک فعال جماعت چھوڑی ہے جس میں خدمت اسلام کے جذبہ کی وہی روح کام کرتی نظر آتی ہے۔ جو آپ میں تھی۔ حضور کے خدام آپ کے اس عظیم الشان کام یعنی خدمت اسلام کے لئے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض ان میں سے کئی کئی سالوں سے بلکہ جنگ عظیم ثانی سے بھی پہلے سے اپنے عزیز وطن سے جدا۔ اور اپنے اہل و اقارب سے بہت دور۔ ممالک غیر میں گئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ . . . .

. . . .

آپ کی جماعت کا ہر فرد کچھ نہ کچھ خدمت اسلام ضرور کر رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے بھی آپ کے کام کو نوازا ہے اور آپ کی محنت کو قبول فرمایا ہے۔ چنانچہ اول تو آپ کے کام کے لئے آپ کو لاکھوں جانثار خدام اور انصار عنایت فرمائے۔ پھر آپ کے خدام کے ذریعہ اکثر غیر اسلامی ملکوں میں۔ خدا کے وحدت پر ایمان لانے والے اور محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے پیدا کر دیئے۔

خدمت اسلام آپ کا یہ کارنامہ اتنا عظیم الشان ہے کہ قلم کو یارا نہیں کہ وہ اس کی تفصیل بیان کر سکے اور جملہ فرقہ ہائے اسلام نے علیحدہ [illegible] سب نے مل کر بھی آپ کے اس عظیم الشان [illegible] نظیر نہ پیش کی ہے۔ اور نہ آئندہ [illegible] اور ان کے اعتراضات کی ہمیں پرواہ نہیں ہاں یہ ہم جانتے ہیں

اے مدعی نہیں ترے ساتھ کردگار
یہ کفر تیرے دیں سے ہے بہتر ہزار بار

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ضروری اطلاع

سندھ کے حصہ داران کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی اراضی کی کاشت کے لئے خود تشریف لے جائیں یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو مقرر کر کے بھیج دیں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ متعدد حصہ دار اپنی طرف سے کسی آدمی کو مقرر کر دیں۔ موجودہ تبدیل شدہ حالات میں سندھی مزارعان کام نہیں رہے۔ انتقال اراضی میں بھی غیر حاضری میں [illegible] پیدا ہو جاتی ہے۔ انتقال اراضی ۳۱ر دسمبر [illegible] درج سرکاری رجسٹر کر دیا جائے۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل مرحوم کی یاد میں

(از مکرم عبدالحفیظ خان صاحب پسر مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم ڈرگ روڈ کراچی)

احمدی احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ والد مرحوم ایک مخلص احمدی اور دین کے خدمت گذار تھے [illegible] کی وفات حسرت آیات ۱۱/۱۲ جون ۱۹۴۳ء کی رات کے ۹ بجے کے قریب ہوئی تھی۔ [illegible] نکودر کو ڈی۔ بی ہائی سکول [illegible] سے پڑھا کر آئے کا کھانا تناول فرمانے کے بعد چند منٹ آرام کیا اور اس کے بعد معمول کے مطابق مسجد احمدیہ بنگہ میں نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز کے [illegible] کے بعد آپ اور گیانی واحد حسین صاحب مسجد میں ہی گرمیوں کی دوپہر گذارہ کرتے [illegible] ۳ بجے [illegible] مسجد کے کنوئیں سے غسل [illegible] غسل کے واسطے ڈالا جب میں غسل کے لئے [illegible] رگئے۔ تو کچھ عرصہ بیہوشی کی حالت میں مسجد کے صحن میں لائے [illegible] نے اسی سال میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ تعلیم سے فراغت تھی۔ اور ہمارے اپنے گاؤں پھگلانہ سنیار پور [illegible] تھا۔ بہر حال مع عزیزم عبدالقدیر گاؤں [illegible] صاحب کے گھر پر ملنے کے لئے [illegible] گئے تھے۔

[illegible] ایک احمدی ڈاکٹر تھے۔ ان کو لایا گیا اور [illegible] دیکھ کے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آنکھیں کھولیں [illegible] کے گرنے کے زبان میں لکنت تھی۔ اس [illegible] انہیں [illegible] میرے لڑکوں عبدالحفیظ [illegible] کو پھگلانہ سے بلایا جائے۔ اسی وقت ایک [illegible] دس گھوڑے [illegible] ہو کر دوسرے دن موضع پہنچ گیا۔ ہم گھر کے [illegible] سامنے رکھ کر [illegible] کہ گاؤں کی [illegible] اور کہنے لگی کہ بیٹا میرا آیا ہے۔ [illegible] باہر نکلا۔ اور [illegible] کیا بات ہے۔ اس نے رقعہ میری [illegible] پڑھ کر سنایا۔ کہ اباجی کی [illegible] ہے۔ اور ہم دونوں بھائیوں کو بلایا ہم [illegible] اسی حالت میں بنگہ کو چل پڑے [illegible] صاحب کو مسجد احمدیہ بنگہ [illegible] نہیں [illegible] کچھ نہیں [illegible] سی حالت [illegible] حقیقی [illegible]

[illegible] والد صاحب [illegible]

کی زندگی کے مکمل حالات کا تو علم نہیں۔ بہرحال دو فقرہ کی زندگی کے متعلق کچھ حالات کا علم ہے۔

آپ نے مولوی فاضل قادیان میں ۱۹۲۹ء میں پاس کیا میرے خیال میں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مولوی قمرالدین صاحب آپ کے ہم جماعت تھے آپ نے مولوی فاضل کرنے کے بعد محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور ڈی۔ بی ہائی سکول گڑھشنکر اور نکودر اور بنگہ میں عرصہ [illegible] سال مدرسی کی۔ اس میں سے بیشتر حصہ آپ کا نکودر ضلع جالندھر کے سکول میں گذرا۔

آپ جماعت احمدیہ نکودر کے پریذیڈنٹ سیکرٹری کا کام خود کرتے تھے۔ اور ہندوؤں کے اندر تبلیغ احمدیت خوب کیا کرتے تھے۔ اور ضلع جالندھر کے اندر کافی علاقوں میں پیدل چل کر تبلیغ کرتے تھے۔ آپ کو احمدیت سے عشق تھا۔ میرے خیال میں جب سے میں نے ہوش سنبھالا تھا آپ ہر جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت پر حاضر ہوتے۔ اور جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقاریر میں ایک منٹ کے لئے نہیں اٹھتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر میں وجدانی حالت میں رہتے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو رواں رہتے تھے۔

نکودر میں جب کبھی احمدی کارکن یا احمدی مہمان آتا تھا۔ وہ ہمارے ہاں آکر ٹھہرتا تھا جمعہ کا انتظام وغیرہ بھی ہمارے گھر پر ہوتا تھا۔

سکول ماسٹروں کی تنخواہ قلیل ہوا کرتی تھی۔ مگر اس کے باوجود چندہ عام اور دوسرے چندے تنخواہ ملنے کے وقت سب سے پہلے منی آرڈر کر کے بھیج دیتے تھے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اُنس کی وجہ سے اپنی زندگی میں دو کنال کے قطعے محلہ دارالرحمت دارالشکر میں رہائش کے لئے خرید کر رکھے تھے۔

جب آپ کا تبادلہ ۱۹۴۲ء میں ڈی۔ بی۔ ہائی سکول بنگہ ضلع جالندھر ہوا تھا اُس وقت جماعت احمدیہ بنگہ کے افراد کی حالت سست ہو رہی تھی۔ مگر اباجی کے پہنچتے ہی آپ نے جماعت میں ایک نئی روح پھونک دی

بالآخر تمام احمدی احباب سے التماس ہے کہ اپنی خاص دعاؤں میں اُن کو یاد رکھیں اور اُنکی بلندی درجات اور قرب الٰہی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور قادیان کے ۳۱۳ درویش حضرات سے بھی مؤدبانہ استدعا ہے۔ کہ اُن کا تربت پر خاص دعا کیا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کو [illegible] درجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:-

یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں۔ وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس ملتے ہیں۔ سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں۔ اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا۔ وہ اخلاق کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے۔ اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو۔ کہ اس کیچڑ اور گوبر سے تم نجات پاؤ۔ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرلو۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے۔ جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے۔ وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے اُن کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ خدا سے ربط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی راہ میں کچھ قربانی کی جائے۔ اور محض منہ سے کہہ دینا۔ کہ ہم اس پر ایمان لائے اس سے ربط پیدا نہیں کر لیتا۔

آج کل سب سے بڑی قربانی مال کی قربانی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں مال کی قربانی کا معیار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ مقرر فرمایا ہے۔

کہ ہر احمدی اپنی آمد کا ۱/۲ ۱۶ فی صدی سے ۳۳ فی صدی ہر ماہ سلسلہ کو ادا کرے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا چندہ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی۔ اس تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا ہے۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔ نیز مزایا حفاظت مرکز کے چندہ کے لئے جو تحریک کی گئی تھی۔ چونکہ وہ بڑی بھاری رقم ہے۔ اس لئے شرط یہ ہوگی کہ اگر کوئی شخص ۲۵ فیصدی دیتا ہے۔ تو حفاظت مرکز اس میں شامل ہوگا۔ لیکن ۳۳ فی صدی تک اگر چندہ نہیں دیتا۔ تو حفاظت مرکز کا چندہ اس میں شامل نہیں ہوگا۔

پس اگر آپ چاہتے ہیں۔ آپ میں اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ ہی اصل چیز ہے۔ جس سے انسان کی دنیا میں عزت بنتی ہے۔ اور اخلاق فاضلہ ہی سے انسان اپنے مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کو پا سکتا ہے۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کے مطابق تحریک ستمبر میں آج ہی شامل ہو جائیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے آپ نظارت بیت المال سے براہ راست خط و کتابت فرما سکتے ہیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

بجٹ خدام الاحمدیہ اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

اس سے قبل مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ الفضل اور بذریعہ خطوط تاکید کی گئی تھی۔ کہ وہ نئی شرح کے مطابق خدام سے آمد کا بجٹ تشخیص کر کے ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ لیکن اس پر بہت ہی کم مجالس نے توجہ دی ہے۔ اب دوبارہ اس بارہ میں یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ مجالس اپنے ماہانہ چندہ کی آمد کا بجٹ زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۹ء تک دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ میں بھجوا دیں۔ اور اس کے مطابق وصول کر کے چندہ بھجوائیں بجٹ کی تیاری کے لئے چندہ کی شرح حسب ذیل ہے۔

برسر روزگار خدام سے (تاجر۔ ملازم اور زمیندار) ان کی ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ

کالج کے طلبہ سے	۴ر ماہوار
ہائی کلاسز کے طلبہ سے	۱۰ر ماہوار
مڈل کلاسز کے طلبہ سے	۱ر ماہوار
پرائمری کلاسز کے طلبہ سے	۰ر ماہوار

چندہ باقاعدہ اور بروقت بھجوانا ضروری ہے۔ وقت پر چندہ نہ آنے کی وجہ سے کام میں حرج ہوتا ہے۔ مجالس اس طرف توجہ کریں:-

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

[illegible]:- مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔ قیمت ایک بوتل دس روپے: فہرست مفت منگوائیں:- دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید و حمائل شریف مترجم

قرآن مجید مترجم } از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ مع حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں مجلد ہدیہ بارہ روپے

حمائل شریف مترجم } جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے کیا ہوا ہے۔

ہدیہ مجلد سات روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

مکتبہ احمدیہ ۷ رتید سٹریٹ سعدی پارک لاہور

نقد و نظر

بیاض خاص از:۔ افسر الاطبا حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاول۔ مرتبہ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی جو مکتبہ مشیر الاطبا دل محمد روڈ لاہور نے شائع کی ہے ایک ایسی بیاض ہے جس کی تعریف کی چنداں ضرورت نہیں۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نام نامی ہی اس بیاض کی افادیت کی بہترین ضمانت ہے۔ اس بیاض میں تقریباً تمام مشہور و معروف بیماریوں کا تجزیہ اور ان کا علاج ما قلّ و دلّ کے طریق سے بیان کر دیا گیا ہے۔ گویا کوزہ میں دریا کو بند کر دیا گیا ہے۔ یہ بیاض تمام اطبا سے داد تحسین حاصل کر چکی ہوئی ہے اور اکثر اطبا حاذق اسکے بل پر ہزاروں مریضوں کو شفایاب کرتے ہیں موجودہ صورت میں یہ بیاض درسی کتب سے بھی کسی قدر چھوٹی تقطیع پر شائع کی گئی ہے جس کو پاکٹ ایڈیشن کہنا چاہیئے۔ اس سے اس مفید نسخہ کی افادیت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ اطبا اسکو جہاں چاہیں۔ جیب میں ڈالکر لے جا سکتے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی موجودہ حالات کے لحاظ سے اچھی ہے۔ قیمت دو روپے دس آنے اگرچہ کسی قدر زیادہ ہے مگر کتاب کی افادیت کے مقابلہ میں یہ قیمت گویا کچھ بھی نہیں مرتب شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی یا ناشرین سے طلب فرمائیں۔

فہرست وعدہ جات برائے تعمیر مسجد ربوہ

جماعت	رقم
حلقہ مسجد فضل قادیان	۲۰۰/۸/-
ناصر آباد	۳۲۹/۱۰/۶
سکندر آباد دکن	۱۱۷۶/-/-
گشن گڑھ	۱۲/-/-
حلقہ مسجد اقصےٰ قادیان	۱۲۲/-/-
بیگو سرائے	۱۲/-/-
دیو درگ	۴۰/-/-
آسنور	۸/۴/-
موسے بنی مائنیز	۱۲۳/-/-
سری پار	۱۷/-/-
ستان کولم	۷۶/-/-
حیدر آباد دکن	۱۰۰۰/-/-
ساندھن	۳۸/-/-
یادگیر	۴۰۱/-/-
کارکن حلقہ مسجد فضل قادیان	۳۹/-/-
بھوپال	۵۱/-/-
حلقہ مسجد مبارک قادیان	۲۷۸/-/-
کیرنگ	۱۲۳/۸/-
جمشید پور	۲۷۷/۶/۳
اسنور کشمیر	۷۴/۱۲/-
مونگھیر	۷۶/۴/-
سری نگر	۵۰/-/-
دینگو دلا	۲۰/-/-
دیو درگ	۹/-/-
میزان	۴۷۷۴/۴/-

ضروری اعلان

(۱) احباب کرام کی طرف سے بسا اوقات غیر معین شکایات موصول ہوتی ہیں مثلاً یہ لکھا ہوتا ہے کہ "کبھی اخبار ملتا ہے کبھی نہیں ملتا" ایسی شکایات پر دفتر ہذا کوئی کارروائی کرنے سے بدیں وجہ معذور ہے کہ ڈاکخانہ کو معین اعداد و شمار بھجوانے لازمی ہیں۔ مثلاً شکایت میں یہ تحریر ہونا چاہیئے کہ فلاں تاریخ کا پرچہ نہیں ملا یا فلاں تاریخ کا پرچہ اتنے دن تاخیر سے ملا۔ اسکے بغیر شکایت بھجوانیکا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) نیز یہ بھی نوٹ فرمایا جائے کہ ایسی شکایات دو تین دن کے اندر روانہ کر دینی چاہیئے۔ زیادہ تاخیر ہونے سے تحقیق میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

(مینیجر الفضل)

سالانہ جلسہ ربوہ پر

طبیہ عجائب گھر کی سونے کی گولیاں زدجام عشق اور قمرے ایس جلال الدین سیلون ٹی سٹال ربوہ سے

لیجئے!

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج چوہدری عزیز احمد صاحب

سب جج بہادر درجہ اول گوجر خان

مقدمہ ۳۱۶ سنہ ۱۹۴۹ء

نیشنل بنک آف لاہور لمیٹڈ بذریعہ آئی۔ این۔ ملہوترہ منیجر ۷۴ مال لاہور مدعی

بنام

میسرز جگت سنگھ کشن سنگھ کمیشن ایجنٹس کشن سنگھ کمپنی ایجنٹ گوربخش سنگھ ولد کشن سنگھ گارنٹی بروکر رام سنگھ ولد گنگا سنگھ موفت گنگا سنگھ ملک سنگھ سکنائے گوجر خان تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

مدعا علیہم

دعویٰ دلایا نے مبلغ ۷۷۰۴/۶/۹

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان مدعا علیہم مندرجہ اشتہار ہذا کے متعلق عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ وہ پاکستان سے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ معمولی طریقہ سے تعمیل نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے اشتہار بذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء کو مقام گوجر خان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو ان کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ نہ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم ۔۔۔۔۔ مہر عدالت ۔۔۔۔۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

مکمل خوراک پندرہ روپے -/۱۵

نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ

حکیم عبدالقدیر کاغانی یافتہ دستہ سید مٹھا بازار لاہور

دواخانہ خدمت خلق

خالص اور مجرب ادویہ

قادیان سے ہجرت کے ایک لمبا عرصہ بعد دواخانہ خدمت خلق اب پھر ربوہ میں جاری ہو گیا ہے۔ احباب کرام ہر قسم کی ادویہ کارخانہ سے طلب کریں

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

تلخیص العربیہ یا خلاصۃ المنجد

جدید عربی اردو لغات!

جو اسی ہزار الفاظ پر مشتمل عربی زبان کی دو ڈکشنریوں کا خلاصہ ہے منشی فاضل اور ادیب فاضل کی کتابوں اور فارسی میں استعمال ہونے والے تمام الفاظ مادہ اور ماخذ۔ یعنی روٹ ورڈ کے ماتحت تیرہ ہزار کی تعداد میں درج ہیں۔ قیمت اڑھائی روپیہ

حکیم عبداللطیف شاہد گوال منڈی مین بازار ۱۳ لاہور

بشیر احمد خان منیر احمد خان آڑھتیان

نئی غلہ منڈی لائل پور

ہیں مال کی خرید و فروخت کرنے کے لئے کاروبار کے متعلق وسیع تجربہ اور مخلصانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ ربوہ میں کھلے گا خواتین کیلئے علاج کا خاص انتظام ہوگا بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب صاحب عمر اور ڈاکٹرس مفتی ایل ایم۔ ایس نصرت گرلز سکول کی عمارت میں عورتوں کو دیکھیں گی

منیجر دواخانہ **نور الدین رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور**

رجمنٹل۔ ڈیپارٹمنٹل کالج۔ کلب

ہوٹل سینما۔ کلر۔ سلکی ٹائی۔ اور بیرر سیٹ ہم سے ارزاں اور عمدہ طلب کریں:۔

(مکمل نرخ نامہ مفت)

دی پاکستان آرمی سٹورز

میسی گیٹ راولپنڈی صدر

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج

معہ ساٹھ ہزار روپیہ انعام

انگریزی اُردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عہدیداران جماعت احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

اکثر دیکھا گیا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ چندہ جات کی رقوم انسپکٹران بیت المال کو دیدیتے ہیں کہ وہ مرکز میں ہمراہ لیتے آویں یا پہنچا دیں۔ حالانکہ یہ بات انسپکٹران کے فرائض میں سے نہیں ہے یہ کام سیکرٹری مال کا ہے۔ اس سے خواہ مخواہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے لہذا آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر عہدیداران کسی انسپکٹر کو روپیہ دینگے تو اسکی تمامتر ذمہ داری اسی عہدیدار کی ہوگی نیز انسپکٹران جو قرض لیتے ہیں انکی ذمہ داری بھی دفتر بیت المال پر نہ ہوگی۔ ہاں البتہ جن انسپکٹران کے پاس دفتر بیت المال کی چٹھی بطور اجازت نامہ موجود ہو انکو رقم دینے میں مضائقہ نہ ہوگا

(نظارت بیت المال)

حب اٹھرا:۔ اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج۔ فی تولہ -/۸/۱ مکمل کورس پورے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شبیر احمد عثمانی کے جنازہ میں عظیم الشان مجمع کی شرکت

بہاولپور ۱۴ دسمبر۔ یہاں کی کالج گراؤنڈ میں مولانا شبیر احمد عثمانی کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے کل ہزاروں آدمیوں کا اجتماع ہو گیا۔ جنہوں نے کل صبح مسٹر حسن محمود وزیر تعلیمات کے مکان پر رحلت کی۔ مولانا کو جو مسٹر حسن محمود کی دعوت پر جامعہ عباسیہ کی تنظیم جدید کی خاطر بہاولپور تشریف لے گئے تھے سوموار کی شب کو بخار ہوا اور قلب کے دورہ کے بعد اچانک آپ کا انتقال ہو گیا۔

جنازہ میں ولی عہد کرنل عباسی وزیر اعظم کرنل ڈرنگ۔ جی۔ او سی۔ میجر جنرل گریوز۔ ریاست کے وزراء اعلےٰ حکام اور مرحوم کے رشتہ داروں نے شرکت کی۔ جنازہ کے ساتھ ساتھ ایک عظیم الشان مجمع شہر سے لے کر اسٹیشن تک آیا۔ جہاں ریاستی فوج نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

نعش ولی عہد اور وزیر اعظم کی موجودگی میں ریل میں رکھی گئی۔ نعش کے ساتھ مسٹر حسن محمود اور جامعہ عباسیہ کے پرنسپل کراچی تک جائیں گے جہاں وہ تدفین کے وقت بہاولپور کی نمائندگی کریں گے۔ عقیدت مندوں کا بے پناہ ہجوم ریل کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور نعش کے تابوت میں رکھے جانے کے وقت اسے چھو لینے کی کوشش کی وجہ سے پاکستان میل کو دو گھنٹے لیٹ ہونا پڑا۔

ڈیرہ نواب صاحب میں ہز ہائی نس امیر بہاولپور نے جو کل صبح ہی کراچی سے واپس تشریف لائے تھے آخری تکریم ادا کی۔

اریٹریا کے طول و عرض میں سیاسی دہشت انگیزی کا دور دورہ

کرفیو آرڈر کا نفاذ

اسمرا (اریٹریا) ۱۳ دسمبر۔ داؤ نامی شہر میں از سر نو زبردست سیاسی دہشت انگیزی شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ برطانوی افسروں نے سارے دن کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ اطالوی اور روٹرین زبانوں میں چھپنے والے تمام اخبارات بند رہے۔ شہر کے اطالوی باشندے سخت دہشت زدہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پر دستی بموں اور ریوالوروں کے ذریعہ از سر نو حملے شروع کر دیئے گئے ہیں۔

کل رات اریٹریا کے باشندوں نے اسمرا کے برطانوی محکمہ اطلاعات کے پھاٹک پر دستی بم پھینکے لیکن ان میں سے کوئی بم بھی پھٹ نہ سکا۔ یہ دفتر اسمرا کے بالکل مرکز میں واقع ہے۔ کل رات شہر کے مرکزی حصہ میں ایک اطالوی ڈاکٹر پر فائر کئے گئے۔ جس کی وجہ سے وہ سخت مجروح ہوا۔ حملہ آور پستول سے مسلح تھا۔ وہ فی الفور کہیں بھاگ گیا۔

کل دن دہاڑے نیشنلسٹ انڈی پنڈنس بلاک کے تین لیڈروں کی جان لینے کی ناکام کوشش کی گئی اریٹریا کے دو نوجوان سائیکلوں پر آئے۔ اور انہوں نے ان لیڈروں پر دستی بم پھینکے۔ لیکن وہ پھٹ نہ سکے

کل صبح کے وقت اسمرا کے نام اطالوی اخبار نویس اور نمائندہ رائیٹر کو خطوط موصول ہوئے جو اریٹریا کے وطن پرستوں کے لکھے تھے۔ اور جن کے ذریعہ انہیں متنبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ اریٹریا کے باشندوں کی قومی خواہشات کی راہ میں روڑے اٹکانے سے باز رہیں۔ کیونکہ اریٹریا کے عوام ابی سینیا (حبشہ) سے ملحق ہو جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

خطوط میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ اس مداخلت بے جا سے تائب نہ ہوئے۔ تو انہیں دوسرے مقتول اطالویوں کی طرح ختم کر دیا جائے گا۔

کے ساحل پر واقع سیبونگا کا شہر گزشتہ ہفتہ اس کے ری پبلکن فوج کے حوالہ کئے جانے سے بیشتر چھوڑ چکی تھی لیکن انڈونیشی حکام کو اس کا یقین ہے۔ کہ وہ صورت حال پر قابو پا لینے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ (اسٹار)

اعلےٰ عطر

دیسی:۔ چنبیلی۔ حنا۔ مشک۔ گل شبو۔ گل سوسن۔ ایرانی۔ شمامہ۔ شیراز۔ نرگس۔

انگریزی:۔ چنبیلی۔ گلاب۔ مشک۔ شبو۔ سوسن۔ نرگس۔ ایوپان۔ شامی وغیرہ وغیرہ

دیسی فی تولہ چار روپے

انگریزی فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

امپیریل کیمیکل کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

برطانیہ میں ہوائی حادثہ میں مرنے والوں سے گہری ہمدردی کا اظہار

لنڈن ۱۴ دسمبر۔ کل یہاں عام طور پر ان لوگوں کے رشتہ داروں سے ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا تھا جو پاکستان کے ہوائی حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ کل شام کے اخباروں کے صفحہ اول پر حادثہ کی خبر شائع کی۔ ایوننگ نیوز نے اس خبر کو چھ کالمی سرخی دے کر شائع کیا۔ بے شمار سوالات کا صحیح جواب دینے کی خاطر ہائی کمشنر کے دفتر نے فوراً کراچی سے بذریعہ ٹیلیفون مرنے والوں کے ناموں کی تصدیق چاہی پاکستانی فوج کے جنرل افتخار خان اور شیر خان کے مارے جانے کی وجہ سے فوجی اور ڈپلومیٹک حلقے بہت زیادہ متاثر تھے۔

میجر جنرل افتخار خان عنقریب امپیریل ڈیفنس کالج میں ایک تربیتی کورس کی شرکت کرنے والے تھے آپ پہلے پاکستانی فوجی افسر تھے جنہیں اس کورس کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ شیر خان عنقریب ہی مباحثہ کشمیر کے دوران میں سلامتی کونسل میں شریک ہونے والے تھے۔ (اسٹار)

ہند چینی پر ابھی اشتراکی حملہ کا خطرہ نہیں ہے

لنڈن ۱۴ دسمبر۔ فرانسیسی ہائی کمشنر موسیو ریگنون کے اس اعلان کا کہ ہند چینی میں داخل ہونے والی غیر ملکی افواج کے اسلحہ چھین کر انہیں نظر بند کر دیا جائے گا۔ پیرس میں یہ مطلب نہیں لیا جا رہا ہے۔ کہ چینی اشتراکی فوج کا عنقریب حملہ ہونے والا ہے۔ نیشنلسٹ افواج کے حالیہ انخلاء سے چین کی جنگ ٹونگ کنگ کی سرحدوں سے چند میل کے فاصلہ پر پہونچ گئی ہے۔ پیرس میں اس طرح کی کوئی خوش فہمی نہیں پائی جاتی۔ کہ اگر اشتراکی ہند چینی میں داخل ہو گئے۔ تو فرانسیسی براہ راست کوئی موثر کارروائی کریں گے بلکہ یہ قرینہ غالب سمجھا جا رہا ہے۔ کہ وہ براہ راست تصادم سے بچتے ہوئے اپنے کو صرف غیر محفوظ سرحد پر ویٹ نامی فوجوں کو سامان اور اسلحہ پہونچانے تک محدود رکھیں گے۔ ویٹ نام ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چینی اشتراکی فوجیں ویٹ نام میں نہیں داخل ہوں گی۔

خیال کیا جا رہا ہے کہ چین کے اشتراکی جو اس وقت اپنی حیثیت کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ اس وقت جارحانہ اقدام سے اپنے منصوبہ کو خطرہ میں نہیں ڈالیں گے۔ جبکہ بین الاقوامی مسلح تصادم سے بچتے ہوئے وہ ایک ایسی طاقتور قومی تحریک کو جو تقریباً سارے ملک پر حاوی ہے موثر امداد بہم پہونچا سکتے ہیں۔ اس معاہدہ کی تفصیلات پر بھی کام ہو رہا ہے۔ جس کی رو سے متحدہ ویٹ نام فرانسیسی یونین کے حدود کے اندر رہتے ہوئے قائم کیا جا سکے۔ لیکن ویٹ نام کی تعمیر کے لئے متوقع اخلاقی اور مادی سامان کی موجودگی میں فرانسیسی اندیشہ ابتک کم نہیں ہوا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان

براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سروس

کراچی ۱۳ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہونے والا ہے۔ کچھ عرصہ سے آزمائش جاری ہے۔ اور توقع ہے کہ بہت جلد کراچی اور جنیوا کے درمیان براہ راست وائرلیس کے ذریعہ بات چیت شروع ہو جائے گی۔ اس وقت پاکستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے پیغامات لنڈن کے راستے بھیجے جاتے ہیں۔

انڈونیشیا کے امن کو دوہرا چیلنج

لنڈن ۱۴ دسمبر۔ موصول شدہ اطلاعات کے مطابق [illegible] بڑھتا جا رہا ہے کہ اب سے [illegible] کے بعد جب وفاقی کابینہ کو اختیار [illegible] ہو جائیں گے۔ تو انڈونیشیا کے امن کو دوہرے سے دوچار ہونا پڑے گا۔

لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار مقیم بٹاویہ کا کہنا ہے کہ قریب تر خطرہ تو یہ ہے کہ غیر ذمہ دار عنصر اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر لوٹ مار سے لے کر وسیع پیمانہ تک تشدد قتل و خون کی وارداتیں شروع کر دیں۔ دوسرا خطرہ جس کا فی الحال اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن جو آگے چلکر بہت شدت اختیار کر سکتا ہے۔ وہ تان ملکا کے اشتراکیوں اور دار الاسلام کی تحریک سے ہے۔

یہ بات ابتک واضح نہیں ہو سکی ہے کہ آیا اسٹالینی اشتراکی زیادہ سرگرم ہیں اور زیادہ موثر حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہیں یا وہ اشتراکی جن کی راہ نمائی تان ملکا کرتا ہے۔ مشرقی جاوا میں بالنگ کے شہر کے اردگرد تان ملکا اپنے گوریلا ادارہ کے ذریعہ سرگرمیوں میں معروف ہے۔ اور بہت سے غیر اندونیشی نتائج کے متعلق تشویش محسوس کر رہے ہیں۔

ولندیزی آبادی کی اکثریت سماٹرا کے مغربی